شوال المکرّم ۲۰۱۹/۱۴۴۰ کے اعلان عید پر

رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ کا وضاحتی بیان

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ کے ۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ کے عید کے اعلان پر بعض حضرات نے اپنے شبہات کا ذکر کیا۔اس لئے اس تحریر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ہم یہاں اسلامی نظریہء رویت کو نقل کرتے ہیں جس سے مسئلے کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ان شاءاللہ تعالیٰ

پہلے اس بات کو جان لینا چاہئے کہ رویت ہلال کمیٹی کا علماء کا ایک بورڈ ہے جو چاند کی رویت پر پہلے تبادلہ خیال کرتا ہے اور پھر اس سے متعلقہ امور کو فیصل کر کے ورکنگ کمیٹی کو دیتا ہے جو ان کو مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ لوگوں تک پہنچاتی ہے۔اور آخری فیصلہ چیئر مین رویت ہلال کمیٹی یا چیف قاضی کا ہوتا ہے جو اس کو اعلان کی میز تک پہنچاتے ہیں۔فالحمدللہ۔رویت ہلال کمیٹی ہر ماہ چاند دیکھنے کا اہتمام کرتی ہے اور شرعی تقاضے پورے ہونے کے بعد پھر اعلان کرتی ہے۔

اسلامی مہینوں میں عید و بقر عید یعنی عیدالفطر و عیدالاضحیٰ میں خاص طور سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر پائی جاتی ہے اسی لئے لوگ ان دونوں مہینوں کے چاند کے لئے جذباتی ہوجاتے ہیں۔حتی کہ شرعی تقاضوں کو بھی کبھی کبھار نظرانداز کردیتے ہیں۔یہ بات ذہن نشیں رہنی چاہئے کہ رمضان المبارک،شوال المکرّم یا ذی الحجہ کے چاند کا دیکھنا یہ صرف ایک رسم کے طور پر نہیں ہے اور نہ ہی عید و بقر عید کا چاند صرف ایک تہوار کے طور پر دیکھا جاتا ہے بلکہ چاند کی رویت عبادات سے متعلق ہے۔رمضان ہو خواہ عیدالفطر ان سب میں چاند کا تعلق عبادات سے ہے اس لئے ادنی سی خطا بھی عنداللہ تعالیٰ مواخذے کا سبب بن جائے گی۔اس لئے ذمہ دار علمائے کرام جب تک مطمئین نہیں ہوجاتے اعلان نہیں کرتے تاکہ حشر میں مواخذے سے محفوظ رہیں۔

اللہ کا فرمان ہے:

*) "تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے" (البقرۃ آیت ۱۸۹)

*) حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینہ انتیس (۲۹) رات کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو پھر اگر وہ چھپا دیا جائے (یعنی نظر نہ آئے) تو تیس (۳۰) کی گنتی پوری کرو۔ (بخاری شریف حدیث[1907])

*) انہیں سے مروی ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے رمضان کا ذکر فرمایا۔تو اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے ضرب لگائی (یعنی انگلیاں کھولیں پھر بند کیا) اور فرمایا: مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے پھر تیسری بار اپنے مبارک انگوٹھے کو بند کرلیا۔(یعنی دو مرتبہ دونوں ہاتھوں کی دسوں انگلیاں کھول دیں اور تیسری مرتبہ انگوٹھے کو بند کرلیا اس طرح کل ۲۹ ہوگئے) تو چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ تو اگر تم پر چاند پوشیدہ کردیا جائے تو تیس (۳۰) کی مقدار پوری کرو (مسلم شریف ح ۴ کتاب الصیام)

اس طرح کی بہت ساری روایتیں صحاح ستہ میں موجود ہیں ہم نے اپنے موقف کے ثبوت کیلئے صرف دو پر اکتفاء کیا۔علمائے

اسلام اور فقہائے کرام نیز ائمہ مجتہدین اور امت مرحومہ کے نزدیک کسی نئے مہینے کے ثبوت کیلئے بنیادی اصول دو ہیں۔ اکمال عدت یعنی تیس کا عدد پورا کر کے نئے مہینے کا آغاز کیا جائے یا پھر ۲۹ کے لحاظ سے رویت یعنی چاند دیکھ کر نئے مہینے کی ابتدا کی جائے۔ یوں تو فقہائے کرام نے ثبوت ہلال کے آٹھ طریقے بیان کئے ہیں مگر مذکورہ دو اصل ہیں بقیہ انہیں کے ملحقات۔ حدیث پاک میں صراحت مذکور ہے کہ چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھا جائے اور چاند دیکھ کر ہی افطار (عید) کی جائے اور وہیں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔ لہذا جب ۲۹ کو رویت ثابت ہو جائے تو نئے مہینے کے شروعات ہو جائے گی۔

ماہ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء کا آغاز رویت پر تھا۔ ہیوسٹن اور دیگر مقامات پر رویت ہوئی تھی اس طرح ۳ جون کو ۲۹ رمضان ہونے میں کوئی شک وشبہہ نہیں۔ اور حدیث پاک کی روشنی میں ۲۹ کو چاند نظر آجائے تو عید کرلو۔ جو کہ یہاں ثابت ہے۔ اس لئے ۴ جون کو یکم شوال المکرّم ہونے میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اگر رمضان المبارک کی شروعات شہادت وغیرہ پر ہوتی تو یہ شبہہ ہوسکتا تھا کہ ۳ جون کو کہیں ۲۸ رمضان نہ ہو مگر بفضل اللہ تعالی ایسی کوئی بات یہاں نہیں ہے۔

بعض حضرات مسئلہ شرعیہ کو مکمل طور پر علم ہیئت وتوقیت پر گمان کر کے رویت کا انکار کر دیتے ہیں۔ ہم اس پر ابھی آگے چل کر روشنی ڈالتے ہیں پہلے اس بحث کو مکمل کر لیں۔

گواہوں کی عدالت وثقاہت: میری لینڈ جہاں پہ چاند دیکھا گیا اور جن لوگوں نے دیکھا تو اتنا باور کریں یہ چاند دیکھنے والے کامل ثقہ اور عادل ہیں ان کے تقوی، تدین، اور پرہیزگاری کے بارے میں کوئی شبہہ کی گنجائش نہیں۔ پڑھے لکھے علوم دنیا اور شرعیہ دونوں سے بھرپور واقف۔ النور سوسائٹی آف گریٹر ہیوسٹن کے زیر اہتمام 'النور انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سائنسز' کے درجہ فضیلت کے طالب علم ہیں۔ بالغ، بالغ نظر اور باشعور ہیں۔ گریجویٹ ہیں اور فضیلت کا آخری سال ادارے میں مکمل کر رہے ہیں۔ انہیں چاند دیکھنے کے شرعی اور توقیتی اصول معلوم ہیں۔ اور میری لینڈ میں اہتمام کے ساتھ چاند دیکھنے ایک اونچی جگہ پر گئے تھے۔ ان کے ساتھ وہ ایپس (Apps) بھی تھے جن سے چاند کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور چھ افراد پر مشتمل یہ پورا ایک قافلہ تھا۔ وہاں افق بھی صاف تھا۔ ان لوگوں نے دیر تک بار بار چاند کو دیکھا۔ پھر ہمیں اطلاع دی اور ہم نے شرعی اصولوں کو پورا کر کے اعلان کیا۔ اگر ان کی رویت کا اعتبار نہ کیا جاتا تو شرعاً غلط ہوتا۔ ایسی صورت میں شہادت رد کرنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی وقارالدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

> "جب شریعت نے احکام کا دارومدار رویت پر رکھا ہے تو رویت ہونے پر رمضان اور عید کے احکام شروع ہو جائیں گے۔ اگرچہ حساب دانوں کے خلاف ہو۔"
>
> (وقار الفتاوی حصہ دوم ص ۴۲۶۔ ناشر بزم وقارالدین پاکستان)

اب خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حدیث پاک میں رویت کا ہی اعتبار ہے۔ اور وہ یہاں ثابت، تو ایسی صورت میں شوال المکرّم کی پہلی تاریخ لامحالہ ۴ جون بروز منگل ہی ہوگی کہ ۲۹ کے اعتبار سے رویت متحقق ہے اور شاہدین عادل وثقہ متقی وپرہیزگار ہیں۔ فالحمدللہ.... ہاں

ایسی صورت میں قاضی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ شاہدین سے مکمل تحقیق کرے۔ اگر شاہدین عادل، پرہیزگار، متقی ہوں اور قاضی مطمئین ہوجائے تو اس کا اعلان کرے گا۔ اور اگر شاہدین مجہول الحال، نامعلوم اور غیر عادل وغیر ثقہ ہوں تو قاضی کے عدم اطمینان کی صورت میں وہ اس کو رد کردے گا۔

کلکولیشن کا اعتبار نہیں: علم ہئیات وتوقیت اور کلکولیشن کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے بلکہ رویت کا اعتبار ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔ بخاری شریف اور صحاح کی دیگر کتابوں میں حدیث پاک مذکور ہے:

"عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال: " إنّا أمّة أمِیّة لا نکتب ولا نحسب الشهر هکذا وهکذا یعنی مرة تسعة وعشرین ومرة ثلاثین" (بخاری شریف ص۳۳۶ حدیث نمبر۱۹۱۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم امی امت ہیں۔ نہ لکھیں نہ حساب کریں۔ مہینہ ایسا اور ایسا ہے یعنی کبھی انتیس (۲۹) کبھی تیس (۳۰) کا۔

اس حدیث پاک کی تشریح میں امام ابن حجر عسقلانی اور امام بدرالدین عینی علیہما الرحمۃ نے بیان فرمایا کہ "اس سے مراد علم نجوم کا حساب اور اس کی رفتار وگردش ہے۔ لوگ علم الحساب کو بہت کم جانتے تھے اس لئے روزے کے حکم کو رویت پر معلق کیا گیا۔ لوگوں کو مشکلات سے بچانے کیلئے اور یہ حکم اب تک چلا آرہا ہے اگرچہ بعد میں اس کے جاننے والے ہوئے۔ بلکہ کلام کا سیاق وسباق اس بات کی طرف اشارہ کررہا ہے کہ چاند کی رویت کا حکم حساب (کلکولیشن) پر بالکل نہیں ہے۔ بلکہ امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے تو یہاں تک فرمادیا:

لو کان الحکم یعلم من ذلک یقال: فاسئلوا اهل الحساب

ترجمہ: اگر چاند کے ثبوت کا حکم حساب (کلکولیشن) سے جانا جاتا تو فرمایا جاتا کہ اہل حساب سے معلوم کرو۔

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:

ابن بزیزہ نے فرمایا کہ: حساب (کلکولیشن) سے چاند کا ثبوت یہ باطل مذہب ہے۔ کیونکہ شریعت نے علم نجوم میں غور وخوض سے منع کیا ہے۔ اس لئے یہ ظن وتخمین ہے قطعی نہیں ہے۔

ائمہ اربعہ سے احناف، مالکی اور حنبلی حضرات نے اس کو بالکل رد کردیا ہے کہ چاند کے ثبوت کے لئے علم توقیت وفلکیات کا سہارا لیا جائے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے اپنی کتاب میں اس کی تفصیلات ذکر کی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

حنفی حضرات: اہل نجوم حساب اور میقات کی خبر پر اعتماد نہیں کیا جائے گا ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کی مخالفت کی وجہ سے۔ اگرچہ حساب اور رصد گاہوں کی خبریں صحیح ہوں پھر بھی شرعی طور پر ہم اس کے مکلّف نہیں ہیں۔ ہم رویت عادی کے مکلّف ہیں۔

مالکی حضرات: منجم جو چاند کی رفتار کا حساب رکھتا ہے چاند کا ثبوت اس کے اس قول سے نہ تو اس کے حق میں ثابت ہوگا نہ غیر کے حق میں۔ کیونکہ شارع علیہ السلام ﷺ نے روزہ، عید اور حج کا مدار چاند کے دیکھنے پر رکھا ہے نہ کہ چاند کے وجود پر۔ اگر کلکولیشن کی صحت مان بھی لی

جائے تو بھی فلکی رصدگاہوں کے اعلان پرعمل جائزنہیں ہےاورنہ تو شریعت اس کا مطالبہ کرتی ہے۔

حنبلی حضرات: اورروزہ رکھنا حساب (کلکولیشن)اورنجوم کے اعتبار سے واجب نہیں ہے۔اگر چہ اکثر وہ درست بھی ہوں۔کیونکہ شریعت نے اس کا اعتبارنہیں کیا ہے۔

(ماخوذاز الفقه الاسلامی و ادلته ڈاکٹر وهبه الزحیلی شامی)

شافعی حضرات: منجم کا قول اس کے حق میں اور جواس کی تصدیق کرے معتبر ہوگا۔مگرقول راجح یہی ہے کہ عام لوگوں کواس کے اس قول سے روزے کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔

(الفقه علی المذهب الاربعة علامه عبد الرحمن جزیری)

فقہ حنفی کی دوسری مشہور کتاب "ردالمختار" میں ہے:

"اہل توقیت کے قول کا اعتبارنہیں"روزہ کے وجوب میں لوگوں کیلئے ان کے قول کا اعتبارنہیں۔بلکہ کتاب "المعراج" میں ہے کہ نجومیوں کے قول کا اعتبارنہیں اس پراجماع ہے۔اورمنجم کے لئے خوداپنے حساب پرعمل کرنا جائزنہیں ہے"۔

(ردالمختار جلد۲،ص ۳۸۷۔ایچ ایم سعید کمپنی۔کراچی پاکستان)

ان تمام توضیحات کے بعد مشاہدہ اس پر گواہ ہے کہ حساب فلکی سے بعض دفعہ غلطیاں ہوتی ہیں اورشرعی مسائل ظن وتخمین پرمحمول نہیں ہوتے خاص طور پر جوعبادات سے متعلق ہوتے ہیں ان میں تیقن پرمدار ہوتا ہے ورنہ شریعت بے معنی ہوکر رہ جائے۔

رصدگاہ یاکلکولیشن کے خلاف شواہد: وقارالفتاوی میں برطانیہ سے مولوی یعقوب احمد مفتاحی نے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقارالدین علیہ الرحمہ سے اسی مسئلے میں سوال کیا تھا۔ان کے سوال کو دیکھیں کہ رصدگاہ کی اطلاع کے خلاف کتنے بار واقعات ہوئے ہیں۔وہ اپنے سوال میں تحریر کرتے ہیں:

"رصدگاہوں کی پیشن گوئیوں کے مطابق رمضان کی ابتدا وانتہا نیز عیدالاضحیٰ کرنی جائز ہے یانہیں؟ کیا چاند کی رویت کو رصدگاہوں کی پیشن گوئیوں کے ساتھ مشروط کرنا جائز ہے یانہیں؟ یعنی رصدگاہ والے امکان رویت جس دن بتلاتے ہیں تو چاند کی گواہیاں معتبر ہوں گی ورنہ نہیں۔حل طلب بات یہ ہے کہ رصدگاہ اورفن فلکیات والوں نے حساب لگا کر ایک قانون بنایا ہے کہ نئے چاند سے پہلے نئے چاند کے وقت اور نئے چاند کے بعد بیس (۲۰) گھنٹوں تک دنیاوالوں کو چاند نظرنہیں آسکتا ہے تو اس صورت میں چاند کی رویت کے گواہوں کی گواہی شرعاً معتبر ہوگی یانہیں؟

نوٹ: رصدگاہ والوں کے مذکورہ ضابطہ کے خلاف بعض مما لک میں اور ہمارے یہاں برطانیہ میں ایک واقعہ میں سولہ (۱۶) آدمیوں نے، دوسرے میں تین آدمیوں نے اور تیسرے میں ایک مرد اور دوعورتوں نے عیدالفطر اور رمضان کے چاند دیکھے جانے کی گواہی دی ہے۔جو ہمارے ریکارڈ میں ہے۔نیز پاکستان کے سرحدی علاقوں، ہندوشمال، امریکہ،مصراورسعودی عرب میں مذکورہ قاعدہ کے برخلاف چاند کی رویت کی گواہیاں دی ہیں اوروہاں اس کے مطابق رمضان وعیدین کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔فقہائے کرام اور

مفتیان کرام کی تصریحات کے مطابق رصدگاہوں کی تحقیقات وقواعد کا مسائل شرعیہ میں اصلاً کوئی دخل نہیں۔لیکن کیا چاند کی جدید تحقیقات کے مطابق اس کا عمل دخل مسائل شرعیہ میں جائز ہوگا یا نہیں؟" (وقار الفتاویٰ جلد دوم ص ۴۲۴-۴۲۳)

اس سوال کے نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سائل خود اقرار کر رہا ہے کہ کلکولیشن کے خلاف بار ہا ایسا ہوا ہے کہ چاند کی گواہیاں گزری ہیں۔لہذا فلکیات اور حساب کو شرعی مسائل میں بنیاد بنانا ٹھیک نہیں۔ چاند کی رویت یا پھر رویت کی شہادت یا وہ ضابطے جو فقہی کتابوں میں مذکور ہیں وہی مسائل شرعیہ کے ثبوت کے لئے کافی ہوں گے۔

"فلکیات جدیدہ" نامی کتاب میں تمیزالدین قاسمی صاحب نے چاند نظر آنے کے بارے میں علم ہیئات کی روشنی میں یہ وضاحتیں نقل کی ہیں:

۱) صرف بنوکیولر (دوربین) سے جو ہلال نظر آیا ہے وہ سورج سے 6.87 (چھ عشاریہ ستاسی) ڈگری (Elongation) دور ہو چکا تھا۔اور نیومون سے اسکی عمر 13.47 (تیرہ عشاریہ سینتالیش) گھنٹے ہو چکی تھی۔یعنی تیرہ (۱۳) گھنٹے اٹھائیس (۲۸) منٹ اسکی عمر ہو چکی تھی۔ یہ ہلال صرف بنوکیولر سے نظر آیا کھلی آنکھوں سے نظر نہ آسکا۔

۲) بنوکیولر سے ہلال دیکھ لینے کے بعد پھر آنکھوں سے بھی دیکھا۔ وہ ہلال سورج سے 8.1 (آٹھ عشاریہ ایک) ڈگری دور ہو چکا تھا اور اس کی عمر نیومون کے بعد 15.53 (پندرہ عشاریہ ترپن) گھنٹے ہو چکی تھی۔یعنی اسکی عمر 15 (پندرہ) گھنٹے 31 (اکتیس) منٹ اور 55 (پچپن) سیکنڈ ہو چکی تھی۔ یہ ہلال کھلی آنکھوں سے بڑی مشکل سے نظر آیا ہے اور شاذ و نادر ہے۔(فلکیات جدیدہ ص ۱۱۰ مطبوعہ انڈیا)

مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں ۳ جون کو چاند 6 بجے طلوع ہو چکا تھا اور 8:51 پر اس کا غروب ہوا ہے یہ میری لینڈ بالٹی مور کے افق کے اعتبار سے ہے۔اس وقت چاند کی عمر کوئی پندرہ (۱۵) گھنٹے کی ہو چکی تھی۔ایسی صورت میں چاند کا نظر آنا ممکن تھا۔جسکو دیکھا گیا۔

چاند منزل محاق سے گزر کر مغرب کی طرف جس طرح بڑھتا رہتا ہے اس کے نظر آنے کے امکانات بڑھتے رہتے ہیں۔اس لئے مشرق میں چاند نظر نہیں آئیگا مگر مغرب میں نظر آئیگا۔لہذا حساب وتوقیت وعلم ہیئات کو رویت کے لئے معاون تو بنایا جاسکتا ہے مگر شرعی حکم رویت پر ہی ہوگا۔ایسی صورت میں عید کا جو اعلان رویت ہلال کمیٹی کی طرف سے کیا گیا وہ شرعی اصولوں اور تقاضوں کے عین مطابق ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین **بجاہ سید المرسلین** ﷺ

مفتی محمد قمرالحسن قادری غفرلہ

چیئرمین رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ

۹ شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ

۱۲ جون ۲۰۱۹ء چہار شنبہ